بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انجمن احبابِ اہلِ سنت

کے سلسلۂ تبلیغ

سبیلِ ہدایت



کی ۴۸۳ ویں پیشکش

دورِ حاضر میں تفقّہ فی الدین کی شرعی اہمیت

بیرونی حضرات: ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

پتہ برائے رابطہ

ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری ناظم انجمن احبابِ اہلِ سنت

سہنسہ آزاد کشمیر

FACEBOOK: http://fb.com/SabeelEHadait

ھدیہ دعائے خیر بحق ممبران انجمن ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مبارکہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دورِ حاضر میں تفقہ فی الدین کی شرعی اہمیت

الحمد للہ ربّ العالمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین امّا بعد ۔

دورِ حاضر میں دیکھا جاتا ہے کہ مسلمان دینی علوم حاصل کرنے میں لاپرواہی کا شکار ہیں۔فہم قرآن وحدیث وفقہ کی طرف اُن کی رغبت بہت کم ہے۔قرآن پاک کے حفظ وقرأت کے حصول کو کافی سمجھا جاتا ہے۔اکثر حافظ وقاری بننے والے علوم دینیہ 'احکام فقہ اور مسائل شرعیہ کو حاصل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔اِسی لئے اِن کی طرف اُن کی رغبت ہوتی ہی نہیں یا ابتدائی چند درسی کتب پڑھنے پر اکتفاء کرلیتے ہیں اور پھر سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے اتنا علم ہی کافی ہے۔حالانکہ اگر قرآن وحدیث کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ عزّ وجل اور رسول اللہ ﷺ کی نظر میں دینی علوم پر پُورا پورا عبور حاصل کرنا تبحرِ علمی اور تفقہ ءکامل کا پایا جانا بہت ہی مرغوب ومحبوب عمل ہے۔تبحر علماء دین کے بڑے بڑے فضائل ہیں اور اُن کا علمی فیضان آئندہ نسلوں میں صدقہ جاریہ بن جاتا ہے۔جواُن کے درجاتِ آخرت کی بلندی کا باعث بنتا ہے۔اِسی طرف مسلمانوں کی توجہ مبذول کرانے کے لئے ہم نے یہ رسالہ ''دورِ حاضر میں تفقہ فی الدین کی شرعی اہمیت'' ترتیب دینے کی سعادت حاصل کی ہے۔اللہ تعالیٰ اِس سعی کو شرفِ مقبولیت بخشے اور ذریعہ ٔہدایت بنائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

زیادتی ءعلم کی دُعا: اللہ ربّ العزّت جل شانہٗ نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بے شمار علوم عطا فرمانے کے باوجود زیادتی ءعلم کی دعا سکھائی چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ

ہے۔ ولا تعجل بالقرآن من قبل أن يقضىٰ اليك وحيه وقل ربّ زدني علما (پ۱۶ ارکوع ۱۵)۔ ترجمہ: اور قرآن میں جلدی نہ کرو جب تک اُس کی وحی پوری نہ ہو لے اور عرض کرو کہ اے میرے ربّ مجھے علم زیادہ دے۔ (کنز الایمان ص ۵۱۰)

اس آیت کی تفسیر میں مفسر مولانا مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں۔ ''اِس سے معلوم ہوا کہ علم سے کبھی سیر نہ ہونا چاہیے۔ علم کی حرص اچھی ہے۔ دیکھو نبی ﷺ تمام مخلوق میں بڑے عالم ہیں۔ مگر اُنہیں پھر بھی حکم دیا گیا کہ وہ زیادتی علم کی دعا مانگیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کا علم ہمیشہ ترقی میں ہے۔ وللآخرة خير لک من الاولیٰ یعنی آپ کی ہر گھڑی پہلی گھڑی سے اچھی ہے''۔ (نور العرفان ص ۵۱۰)

تفسیر جلالین میں اِس کی تفسیر میں لکھا ہے۔ وقل ربّ زدني علماً أى بالقرآن فكلما انزل عليه شئ منه زاد به علمه. (ترجمہ) اور عرض کرو کہ اے میرے ربّ مجھے قرآن کے ذریعہ سے علم کی زیادتی دے۔ کیونکہ جب بھی قرآن مجید کی کوئی شے اُترتی تھی اُس سے آپ کے علم میں اضافہ ہوتا تھا۔ (تفسیر جلالین ص ۵۵ علی الصاوی ج ۳)

اور مفسر صاوی لکھتے ہیں۔ (قوله وقل رب زدني علماً) أى سل ربك الاستزادة من العلوم بسبب توالى نزول القرآن فانها أفضل مايسئل وأعزّ ما يطلب. اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور عرض کرو کہ اے میرے ربّ مجھے علم زیادہ دے۔ یعنی اپنے ربّ سے قرآن مجید کے پے در پے اترنے سے علوم کی زیادتی مانگو کیونکہ علوم قرآن اُن سب باتوں سے بہتر ہے جو مانگی جائیں اور اُن سب سے زیادہ عزیز ہے جو طلب کی جائیں۔ (تفسیر صاوی جلد ثالث، ص ۵۵)

الحمد للہ اِس ایک ہی آیت کریمہ اور اِس کی ان تفسیرات سے علوم دینیہ کی

زیادتی کی فضیلت معلوم ہوئی ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست   تانبخشد خدائے بخشندہ

تحصیلِ علم کی حرص کی فضیلت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

منہو مان لا یشبعان منہوم فی العلم لا یشبع منه ومنہوم فی الدنیا لا یشبع منها. دو حریص شخص سیر نہیں ہوتے ایک علم کے حصول میں حرص رکھنے والا سیر نہیں ہوتا اور دوسرا دُنیا کے حصول میں حرص رکھنے والا سیر نہیں ہوتا۔

(مشکوۃ شریف ص۳۴۔ج۱)

شاہ عبدالحق محدث دہلوی اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ یکے حریص در علم سیر نمی شود از تحصیل علم ہر چند بیشتر حاصل میکند عطش ترمی گردد۔ یعنی علم میں حرص رکھنے والا شخص علم میں سیر نہیں ہوتا۔ جتنا زیادہ علم حاصل کرتا ہے وہ اتنا ہی زیادہ پیاسا ہو جاتا ہے۔

(اشعۃ اللمعات جلد اوّل ص۱۷۳)

اور صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس حدیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں۔منہو مان لا یشبعان صاحب العلم وصاحب الدنیا ولا یستویان اِمّا صاحب العلم فیز داد رضی الرحمٰن واِمّا صاحب الدنیا فیتما دی فی الطغیان. دو حریص شخص ہیں جو سیر نہیں ہوتے۔ایک علم والا، دوسرا دنیا والا اور وہ دونوں برابر نہیں ہیں۔علم والا تو اللہ کی رضامندی میں زیادتی حاصل کرتا ہے اور دُنیا والا گمراہی اور سرکشی میں انتہاء کو پہنچ جاتا ہے۔   (مشکوٰۃ شریف جلد اول ص۳۴)

نفع بخش فقیہ پر رشک کرنا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ لا حسد الا فی اثنین رجل اتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق ورجل اتاہ اللہ الحکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا ۔ متفق علیہ رشک نہیں ہے مگر دو شخصوں پر ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تو اُسے اُس مال کے حق میں خرچ کرنے پر تسلّط بخشا اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت یعنی علم میں تفقہ بخشا تو وہ اُس کے ذریعہ سے فیصلے کرتا ہے اور دوسروں کو علم پڑھاتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل ص ۳۰)

علم فقہ کی شرعی اہمیت:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وما کان المؤمنون لینفروا کآفۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طآئفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون. (ترجمہ): اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ وہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہُوا کہ اُن کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈرسنائیں۔ اس اُمید پر کہ وہ بچیں۔

(پ ۱۱۔ رکوع ۴)

اس سے معلوم ہوا کہ علومِ دینیہ میں علم فقہ سب سے افضل ہے۔ آج کل لوگوں نے اس سے لاپرواہی اختیار کر رکھی ہے۔ اور قرآن کے سچے جھوٹے ترجموں کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے جسے حکمت دی گئی اُسے خیر کثیر عطا ہوئی۔ اور بقدر

ضرورت علمِ فقہ سیکھنا فرض عین ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں علم سیکھنا نفل نماز سے افضل ہے۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مکمل علمِ دین سیکھنا فرضِ عین نہیں بلکہ فرضِ کفایہ ہے اور غیر مجتہد اور غیر عالم کو مجتہد اور عالم کی تقلید کرنی چاہیے اور دینی باتوں میں ایک شخص کی خبر معتبر ہے کیونکہ ایک عالم کے بتائے ہوئے مسائل مسلمانوں کو ماننے چاہیں۔

(نور العرفان بتصرّف ص ۳۲۸)

دورِ حاضر میں فتنوں کی کثرت

کون نہیں جانتا کہ آج کل کے دور میں فتنوں کی کثرت ہے۔ مذہبی اختلافات بہت ہیں۔ نت نئے نام نہاد مفکرینِ اسلام اپنی جداگانہ راہ پر چل کر نئے نئے فرقوں کو جنم دے رہے ہیں۔ عامۃ المسلمین اِن نئے نئے مفکرینِ اسلام کے خُود ساختہ نظریات کی وجہ سے سخت تذبذب اور حیرانی میں مبتلاء ہیں۔ صحیح العقیدہ علماء دین ہی ہیں جو اپنے علم کی برکت سے نئے باطل نظریات کی تردید اور قدیم صحیح عقائد کی تبلیغ واشاعت کرتے ہیں۔ اور جن شکوک وشبہات میں کم علم لوگ مبتلاء ہوتے ہیں اُن کا ازالہ کردیتے ہیں۔ اِس لئے ضرورت اِس امر کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ مسلمان خود علم دین کے حاصل کرنے کی کوشش کریں تاکہ وہ حق وباطل میں خُود امتیاز کرسکیں۔ صرف علماء پر ہی بھروسہ کر کے بیٹھے نہ رہیں۔

آخر زمانے میں علم کی قلت ہوگی:

آج کل کا دور قُربِ قیامت کا دور ہے۔ اِس دور میں علماء کی قلت ہے۔ خود نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یقل العلم ویکثر الجھل. قربِ قیامت میں دین کا علم گھٹ جائے گا اور جہالت اور علم دین سے ناواقفیت بڑھ جائے گی۔ لہٰذا دورِ حاضر میں

فتنوں کی کثرت، علمِ دین کی قلت اور جہالت کی بہتات کا تقاضا ہے کہ زیادہ سے زیادہ مسلمان دینی مدارس میں جا کر علمِ دین حاصل کریں تاکہ علماء کی تعداد میں کافی حد تک اضافہ ہو۔ ہر شہر بلکہ ہر قصبہ میں بھی کوئی نہ کوئی عالمِ دین موجود ہو جو حق و باطل میں امتیاز کرے۔ علماء کی اِسی شرعی ضرورت کی جانب نبی پاک ﷺ کا یہ ارشاد بھی اشارہ کرتا ہے فلیظهر علمه ۔ یعنی جب فتنے عام ہو جائیں تو عالمِ دین کا فرض ہے کہ وہ اپنے علم کو ظاہر کرے۔ واللہ اعلم بالصواب

علمِ فقہ کی فضیلت:

علمِ فقہ کی فضیلت میں چند احادیث مبارکہ نقل کی جاتی ہیں وباللہ التوفیق۔

(۱)۔حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ من يرد الله خيراً يفقهه فى الدنيا وانّما انا قاسم والله يعطى متفق عليه ۔ (ترجمہ) اللہ جس شخص سے اچھائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دِین میں سمجھ عطا فرماتا ہے اور سوائے اِس کے نہیں کہ میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل ص ۲۹)

(۲)۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ فقيه واحد اشدّ على الشيطان من الف عابد رواه الترمذى وابن ماجه ۔ (ترجمہ)۔ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔

(مشکوٰۃ شریف جلد اول ص ۳۰)

(۳)۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انّ الناس لكم تبع وانّ رجالاً يأتونكم من أقطار الأرض يتفقّهون فى

الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بھم خیراً . رواہ الترمذی

(ترجمہ): بلاشبہ لوگ تمہارے پیروکار ہیں اور بلاشبہ زمین کے متفرق گوشوں سے لوگ تمہارے پاس آئیں گے تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں سو جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم اُن کو دین کا علم سکھاؤ۔ (مشکوۃ شریف جلد اول ص ۳۱)

(۴)۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خصلتان لا یجتمعان فی منافق حسن سمت ولا فقہ فی الدین . رواہ الترمذی۔ (ترجمہ): دو خصلتیں ہیں جو منافق میں جمع نہیں ہوتیں۔ نیک لوگوں کی راہ و رسم پر چلنا اور دین کے علم میں سمجھ بوجھ رکھنا۔ (مشکوۃ شریف جلد اول ص ۳۱)

(۵)۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ لن یشبع المؤمن من خیر یسمعہٗ حتیٰ یکون منتھاہ الجنّۃ.

رواہ الترمذی

(ترجمہ)۔ مومن اچھی باتیں سُننے سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اُس کا ٹھکانہ جنت میں ہو جاتا ہے۔ (مشکوۃ جلد اوّل، ص ۳۲)

(۶)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ نعم الرجل الفقیہ فی الدین اِن احتیج الیہ نفع واِن استغنی عنہ أغنی نفسہ رواہ رزین. (ترجمہ): بہت اچھا وہ آدمی ہے جو دین میں پوری پوری سمجھ رکھتا ہے اگر اُس کی طرف ضرورت پڑے تو وہ نفع پہنچائے اور اگر اُس سے بے نیازی اختیار کی جائے تو وہ اپنے آپ کو بے نیاز بنائے رکھے۔ (مشکوۃ شریف جلد اوّل ص ۳۳)

(۷)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے

ہوئے سنا فضل فی العلم خیر من فضل فی العبادة . علم میں زیادتی حاصل کرنا عبادت میں زیادتی حاصل کرنے سے بہتر ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد اول ص ۳۴)

(۸)۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنی مسجد میں اس حال میں آئے کہ وہاں دو ٹولیاں تھیں۔ آپ نے فرمایا دونوں خیر پر ہیں لیکن ایک اُن میں سے افضل ہے۔ یہ ٹولی اللہ کو پکار رہی ہے اور اُس کی طرف رغبت کر رہی ہے سو اگر وہ چاہے تو اُن کو اُن کی مانگی ہوئی شئے دے دے اور اگر چاہے تو نہ دے۔ اور یہ ٹولی فقہ کو یا علم کو حاصل کر رہی ہے۔ اور جاہل کو علم سکھا رہی ہے۔ سو یہ بہتر ہے وانما بعثت معلماً اور سوائے اِس کے نہیں کہ میں علم سکھانے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر آپ دوسری ٹولی میں بیٹھ گئے۔ رواہ الدارمی۔

(مشکوٰۃ شریف جلد اول ص ۳۴)

(۹)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ما عبد اللّٰہ بشیء أفضل من فقه فی دین ولفقیه واحدا شدّ علی الشیطان من الف عابد ولکل شیء عماد وعماد الدین الفقه . کسی شے سے اللہ کی عبادت نہیں کی گئی جو دین میں سمجھ بوجھ کے ساتھ عبادت سے بہتر ہو اور البتہ ایک فقیہ ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر شدّت کرنے والا ہے۔ اور ہر چیز کا کوئی نہ کوئی بنیادی رکن ہوتا ہے اور دین کا بنیادی رکن علم فقہ ہے۔ (اخلاق العلماء ص ۲۳)

(۱۰)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ لأن أفقه ساعةً أحبّ الیّ من أن أحی لیلة اصلّیها حتی أصبح.

میں ایک ساعت فقہ کا علمی کام کروں تو یہ مجھے اِس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں صبح

تک ساری رات نماز پڑھتا رہوں۔ (حاشیہ اخلاق العلماء، ص۲۴)

(۱۱)۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ یؤتی الحکمة من یشآء ومن یؤت الحکمة فقد أوتی خیراً کثیراً. اللہ حکمت دیتا ہے جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اُسے بہت بھلائی ملی۔ (پ ۳ رکوع ۵۔ کنز الایمان ص ۱۷)

اِس آیت کریمہ میں حکمت سے یہاں مراد علم نافع ہے جو عمل کی طرف لے جانے والا ہے اور اِس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا لا حسد الا فی اثنین الخ. (تفسیر صاوی جلد اوّل ص ۱۱۴)

(۱۲)۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا الناس معادن کمعادن الذھب والفضة خیارھم فی الجاھلیة خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا. لوگ کانیں ہیں جس طرح سونے اور چاندی کی کانیں ہیں۔ اُن میں سے جو جاہلیت کے دور میں بہتر تھے وہ اسلام کے دور میں بھی بہتر ہیں۔ بشرطیکہ وہ علمِ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں۔ (مشکوٰۃ شریف جلد اوّل ص ۳۰)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اِس کی شرح میں فرماتے ہیں (قولہ اذا فقھوا) وقتے کہ فقیہ شوند وعلم دین بیاموزند وصاحب بصیرت در آن شوند اشارت است بآنکہ در دین مدار بر تحصیل علم ومعرفت است واگر شرف نسب وکرامت ذات بآن جمع باشد معتبرست وبے آن اعتبار ندارد ولھذا گفتہ اند کہ وضیع عالم بہتر از شریف جاہل۔

حافظا علم وادب ورز کہ در حضرت شاہ　　ہر کہ را نیست ادب لائق خدمت نبود

حدیث شریف کے قول اذا فقھوا (بشرطیکہ وہ علم دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں) کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ فقیہ بنیں اور علم دین سیکھیں اور علمِ دین میں صاحبِ بصیرت

بنیں یہ قول اِس طرف اشارہ کرتا ہے کہ دین میں مدار علم ومعرفت کے حاصل کرنے پر ہے اور اگر نسب کا شرف اور ذات کی کرامت بھی اِس کے ساتھ ہو تو معتبر ہیں ورنہ اِن کا کوئی اعتبار نہیں اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ ادنی نسب والا عالم دین اعلیٰ نسب والے جاہل سے بہتر ہے اور حافظ شیرازی نے یہ شعر کہا ہے۔

اے حافظ علم اور ادب کو سیکھ کہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں
وہ لائق خدمت نہیں ہوتا جس میں ادب نہ ہو

(اشعۃ اللمعات جلد اوّل ص ۱۵۲)

(۱۳)۔ اللہ تعالی کے ارشاد یؤ تی الحکمة من یشآء ومن یؤت الحکمة فقد أوتی خیراً کثیرا میں حکمت سے یہاں مراد بعض علمآء کے نزدیک قرآن ہے اور اِس کی دلیل یہ روایت ہے کہ اذا اراد اللہ انزال العذاب بقوم سمع تعلیم صبیانھم الحکمة رفعه عنهم. جب اللہ تعالی کسی قوم پر عذاب نازل کرنے کا ارادہ فرماتا ہے اور اُس قوم کے بچوں کو حکمت یعنی قرآن کی تعلیم میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہوئے سُنتا ہے تو وہ اُسے اُن سے اُٹھالیتا ہے۔ (تفسیر صاوی جلد اول ص ۱۴۴)

الحمد للہ۔ اِس روایت سے مسجدوں میں قرآن مجید کی تعلیم کی فضیلت ثابت ہوئی۔ اللہ تعالی مسلمانوں کو توفیق بخشے کہ وہ سکولوں میں بچوں کو بھیجنے سے پہلے قرآن کی تعلیم کے لئے اُنہیں مسجدوں میں بھیجیں۔ آمین ثم آمین۔

(۱۴)۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ما عبد اللہ بشی أفضل من فقه فی دین. کسی شئے سے اللہ کی عبادت نہیں کی گئی جو دین میں سمجھ بوجھ کے ذریعے اُس کی عبادت سے بہتر ہو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر

وضعفۂ السیوطی . (الجامع الصغیر جلد ا ص ۱۴۶)

الحمدللہ۔ یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا اس سے علم فقہ کی فضیلت اور ہر دور میں اِس علم کی ضرورت واہمیت پر پوری پوری روشنی پڑ گئی ہے۔ دورِ حاضر میں بھی ضرورت اِس بات کی ہے کہ دینی مدارس میں علم دین حاصل کرنے والے طلبہ صرف نام نہاد عالم دین بننے کی بجائے ہر فن میں مہارت تامہ حاصل کر کے فقیہ بننے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

فقیہ کی تعریف:

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس فقیہ کی یہ فضیلتیں بیان ہوئیں اُس کے اندر کن کن اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ اِس بارہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ألا أنبئكم بالفقيه حق الفقيه من لم يقنط الناس من رحمة الله ولم يرخص لهم فى معاصى الله ولم يؤمنهم مكر الله ولم يترك القرآن الى غيرهِ ولاخير فى عبادة ليس فيها تفقه ولا خير فى تفقه ليس فيه تفهم ولا خير فى قراة ليس فيها تدبر. (ترجمہ): کیا میں تمہیں صحیح معنوں میں جو فقیہ ہے اُس کے اوصاف نہ بتاؤں؟ صحیح معنوں میں فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے اور اُنہیں اللہ کی نافرمانی میں رخصت نہ دے اور اُنہیں اللہ کے مکر سے امن میں نہ رکھے اور قرآن کو دوسروں کے حوالے نہ کرے اور اُس عبادت میں کوئی بہتری نہیں جس میں فقہ موجود نہیں اور اُس فقہ میں کوئی بہتری نہیں جس میں سمجھ بوجھ نہیں اور اُس تلاوت قرآن میں کوئی بہتری نہیں جس میں سوچ سمجھ نہیں۔ (اخلاق العلماء ص ۷۳)

اور بعض بزرگ فرماتے ہیں۔ **انما الفقيه الزاهد فى الدنيا الراغب فى الآخرة**

البصیر فی امر دینه المداوم علیٰ عبادة اللّٰه عز وجلّ ۔ فقیہ وہ ہے جو دُنیا میں رغبت نہ رکھنے والا ہو، آخرت میں رغبت رکھنے والا ہو، اپنے دینی کاموں میں بصیرت والا ہو اور اللہ عزّ وجل کی عبادت پر مداومت کرنے والا ہو۔ (اخلاق العلماء ص ۷۴)

قیامت میں فقہآء کے ساتھ کون ہوگا؟

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا۔ ماحد العلم الذی اذا بلغه رجل کان فقیهاً. یعنی اُس علم کی حد کیا ہے جس تک آدمی پہنچ جائے تو وہ فقیہ ہوتا ہے؟ فرمایامن حفظ علی اُمتی اربعین حدیثاً فی امر دینها بعثه اللّٰه فقیهاً و کنت لهٗ یوم القیامة شافعاً و شهیداً. جو شخص میری اُمت کے لئے چالیس حدیثیں جو اُس کے دینی امر کے بارہ میں ہوں محفوظ کرے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو فقیہ اُٹھائے گا اور میں قیامت کے روز اُس کی شفاعت کرنے والا اور اُس کے حق میں شہادت دینے والا ہوں گا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل ص ۳۴)

چالیس حدیثیں جمع کرنے کی رسم

اِسی حدیث شریف کے پیش نظر علمآء دین اپنے اپنے دور میں چالیس حدیثیں جمع کر کے کتابیں مرتب کرتے چلے آئے ہیں۔ اور الحمد للہ یہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ علماء کو یہ نیک رسم جاری رکھنے کی توفیق بخشے آمین۔

بحمد اللہ تعالیٰ راقم الحروف نے بھی ایک اربعین لکھ کر شائع کروانے کی سعادت حاصل کی ہے اللہ تعالیٰ اِس کا اجر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

فقہاء حنفیہ کی کتب کی شان

فقہاء حنفیہ نے فقہ حنفی میں لکھی گئی کتابوں کے بارہ میں فرمایا۔ وامّا فضله فكثير شهير ومنه ما فی الخلاصة وغيرها النظر فی كتب أصحابنا من غير سماع أفضل من قيام الليل. علم فقہ کی فضیلت بہت زیادہ اور مشہور ہے اور اِن میں سے اِس کی ایک فضیلت وہ ہے جو خلاصۃ الفتاوٰی وغیرہ کتب میں مذکور ہے کہ ہمارے حنفی اماموں کی کتابوں میں سُنے بغیر صرف نظر کرنا پوری رات عبادت میں کھڑے رہنے سے افضل ہے۔ (درّ مختار شرح تنویر الابصار جلد اوّل ص ۲۹)

اور صاحب بحر الرائق فرماتے ہیں إنّ اشرف العلوم وأعلاها وأوفقها وأوفاها علم الفقه والفتوى. اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ فتوٰی اور فقہ کا علم تمام دینی علوم میں زیادہ شرف والا زیادہ بلندی والا زیادہ موافقت رکھنے والا اور زیادہ ضرورت پوری کرنے والا ہے۔ (بحر الرائق جلد اوّل ص ۳)

پڑھے لکھے مسلمان اردو میں لکھی گئی کتابوں سے علم فقہ حاصل کریں:

الحمدللہ۔ علمائے ربانی نے علمِ فقہ کو عوام تک پہنچانے کے لئے آسان پیرائے میں کتابیں لکھیں ہیں جیسا کہ کتاب بہارِ شریعت، قانون شریعت وغیرہ ہیں وہ ان کا مطالعہ کر کے عالم دین فقیہ بن سکتے ہیں نیز ہماری تالیف ''مقالاتِ حیدری'' کی چھ ضخیم جلدیں اور انجمن احباب اہلِ سنت کی شائع کردہ سبیل ہدایت کی ۴۸۳ پیش کشیں بھی زیرِ مطالعہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

وهذا آخر ما اردنا ايراده فی هذه الرسالة النافعة تقبلها الله تعالىٰ بمنّه العظيم ورسوله الكريم ﷺ وانا الفقير ابو الكرم احمد حسين قاسم الحيدری الرضوی غفر الله تعالىٰ له المدرس بالجامعة الحيدريه فضل المدرس بهيائی من مضافات سهنسه آزاد كشمير ـ

۲۴ رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ بمطابق ۹ جون ۲۰۱۸ء

انجمن کا چھتیسواں سالانہ اجتماع

"انجمن احبابِ اہلسنت" سہنسہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کا چھتیسواں سالانہ اجتماع بتاریخ 9 نومبر ۲۰۱۸ء بمطابق ۳۰ صفر المظفر ۱۴۴۰ھ بروز جمعۃ المبارک مرکزی جامع مسجد حنفیہ رضویہ سہنسہ بازار میں زیرِ صدارت جناب پیر سلطان محمود شاہ صاحب قادری نوشاہی نہایت ہی ادب واحترام سے انعقاد پذیر ہوا۔

ساڑھے نو بجے صبح موضع بھیائی سے جامعہ حیدریہ فضل المدارس بھیائی اور الفاروق اسلامک اکیڈمی سہنسہ کے طلباء اور دیہات کے احباب نے علماء کی قیادت میں جلوس نکالا۔ یہ جلوس سرساوہ روڈ سے گزرتا ہوا مرکزی جامع مسجد میں پہنچا۔ راستہ میں بہت سے احباب نے بھی شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اجتماع کی پہلی نشست کا آغاز قاری محمد حنیف فاروقی صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض پرنسپل عاطف خاقان صاحب نے سرانجام دیئے۔ عبدالروف رضوی اور غلام مصطفےٰ مستانہ نے اپنے اپنے مخصوص انداز میں ہدیہ نعت شریف پیش کیا۔ الفاروق اسلامک اکیڈمی کے طلباء نے مل کر قصیدہ بردہ شریف کے چند اشعار پڑھے۔ فاضل نوجوان مولانا حافظ محمد عارف سلطانی صاحب نے اپنے بیان میں تبلیغِ دین کی اہمیت اور اس میدان میں "انجمن احبابِ اہل سنت" سہنسہ کی مساعی کو خراج تحسین پیش کیا۔ پھر راقم الحروف نے انجمن ہذا کے چھتیسویں سال کی کارکردگی پیش کی۔ جمعۃ المبارک کی پہلی آذان دی گئی اور پھر مولانا خلیل الرحمٰن صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد حنفیہ رضویہ نے تقریر میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے فوراً بعد جلسہ کی دوسری نشست کا آغاز قاری محمد سلیم صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ مولانا محمد سلیم قادری فیصل آبادی نے اپنے مخصوص انداز میں

ہدیۂ نعت پیش کیا۔ ازیں بعد اجتماع کے خصوصی خطیب حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ناصر جاوید صاحب مفتی اعظم میرپور کا مدلّل مفصّل خطاب ہوا۔ جناب مفتی صاحب نے اپنے بیان میں اِس بات پر زور دیا کہ مسلمان بچوں کو جہاں کوشش سے دنیاوی تعلیم دلائی جاتی ہے۔ وہاں اسی طرح اُنہیں دینی تعلیم بھی دلانی چاہیے۔ نیز آپ نے انجمن ہذا کی تبلیغی مساعی کو سراہتے ہوئے حاضرین کو سخنے درہے قدمے انجمن کے تعاون کی تاکید فرمائی۔

جلسہ کے آخر پر جناب راجا محمد ازرم حمید صاحب کلر سیداں والوں نے اپنے اظہار خیال میں ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ پھر راقم الحروف نے تشریف لانے والے علماء واحباب کا شکریہ ادا کیا۔ صلوٰۃ وسلام پڑھا گیا اور نمازِ عصر سے پہلے تبرک پر دعا مانگی گئی اور تبرک تقسیم ہونے کے بعد مہمانوں کو رخصت کیا گیا۔

الحمدللہ موسم خوشگوار ہونے کی وجہ سے مقامی احباب کے علاوہ دُور دراز کے مخلص احباب نے بھی اجتماع میں شرکت کا ثواب حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ اِس اجتماع کی پوری کاروائی کو شرفِ قبولیت بخشے، شرکت فرمانے والے احباب کو اعلیٰ اجر وثواب عطا فرمائے اور اِس کارِ خیر کو ہم سب کی بخشش اور آئندہ مزید خدماتِ دین کی توفیق ملنے کا باعث بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

دعا گو

راقم الحروف فقیر ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری الرضوی غفراللہ تعالیٰ لہٗ

ناظم اعلیٰ وخازن انجمن احبابِ اہل سنت سہنسہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر